اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

الفضل

ربوہ

روزنامہ

خطبہ نمبر ۱۱

یوم چہارشنبہ

۹ شوال ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۲

جلد ۴۹/۱۴ ۔ ۶ شہادۃ ۱۳۳۹ھش ۔ ۶ اپریل سنہ ۱۹۶۰ء ۔ نمبر ۷۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ اور پوری صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔

آمین اللّٰھم آمین

پاکستان کی معیشت کو مستحکم بنانے میں پندرہ بیس سال لگیں گے۔

ہالینڈ کے دارالحکومت میں وزیر صنعت ابوالقاسم خان کا بیان

ہیگ ۵ اپریل۔ پاکستان کے وزیر صنعت مسٹر ابوالقاسم نے کہا ہے کہ پاکستان کی معیشت کو پوری طرح مستحکم بنانے میں پندرہ بیس سال صرف ہوں گے۔ آپ نے کہا دوسرے پنجسالہ منصوبہ کی تکمیل پر چار ارب ڈالر خرچ ہوں گے۔ جس میں سے ۵۰ لاکھ ڈالر بیرونی زرمبادلہ کے لئے درکار ہوں گے۔ وزیر صنعت کل یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ آپ ہالینڈ کے دو روزہ دورہ پر آئے ہیں۔ تاکہ ولندیزی تاجروں کو پاکستان میں سرمایہ لگانے پر رضامند کریں۔ مسٹر ابوالقاسم نے کہا کہ پاکستان کا دوسرا پنجسالہ ترقیاتی منصوبہ حقیقت پسندانہ ہے۔ اس منصوبے کا مقصد یہ ہے۔ کہ قومی پیداوار میں بحیثیت مجموعی چار فیصدی سالانہ اضافہ ہو۔ اس طرح پانچ سال میں قومی پیداوار میں بیس فیصد اضافہ ہو گا۔ لیکن ساتھ ساتھ ملک کی آبادی بھی بڑھتی جائے گی۔ لہٰذا بحیثیت مجموعی پیداوار بڑھانے کا تناسب بیس فیصد کی بجائے دس فیصد رہ جائے گا۔

درآمدی سائیکلوں کی تقسیم پر کنٹرول ختم

لاہور ۵ اپریل۔ حکومت مغربی پاکستان نے ۵ اپریل سے درآمدی سائیکلوں اور ان کے سپیئر پارٹس (فالتو پرزوں) کی تقسیم پر سے کنٹرول ہٹا لیا ہے تاہم ان کے نرخوں پر کنٹرول برقرار رہیگا۔

مکرم صالح الشبیبی صاحب انڈونیشیا واپس جانے کیلئے ربوہ سے روانہ ہو گئے

لاریوں کے اڈہ پر بہت سے احباب نے آپ کو پُرخلوص طور پر الوداع کہا

ربوہ ۵ اپریل۔ مکرم صالح الشبیبی النھری صاحب بغرض اعلائے کلمۃ الحق اپنے وطن انڈونیشیا واپس جانے کے لئے آج صبح ساڑھے سات بجے بذریعہ بس لاہور روانہ ہو گئے۔ وہاں سے آپ پہلے قادیان کی زیارت کے لئے انڈیا جائیں گے۔ اور پھر بمبئی ہوتے ہوئے معہ اہل و عیال انڈونیشیا تشریف لے جائیں گے۔

آج صبح آپ کی روانگی سے قبل بہت سے احباب نے لاریوں کے اڈہ پر جمع ہو کر مکرم صالح الشبیبی صاحب کو نہایت پُرخلوص طور پر الوداع کہا۔ احباب نے آپکو بکثرت پھولوں کے ہار پہنا کر اپنے محبت و اخلاص کا اظہار کیا۔ اور اس طرح آپ احباب کی دعاؤں کے ہمراہ روانہ ہوئے بس کے روانہ ہونے سے قبل مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے اجتماعی دعا کرائی۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ مکرم صالح الشبیبی صاحب کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور آپ بخیریت منزل مقصود پر پہنچیں۔

کرنل الٰہی بخش حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے

لاہور ۵ اپریل۔ پاکستان کے مشہور فزیشن کرنل ڈاکٹر الٰہی بخش کل صبح راولپنڈی میں اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔ ان کا جنازہ پی۔ آئی۔ اے کے ایک خاص ڈکوٹا میں لاہور لایا گیا۔ جہاں انہیں لارنس روڈ پر ان کے کلینک میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ ان کی نماز جنازہ میں مسٹر جسٹس ایس۔ اے رحمن، مسٹر جسٹس محمد شریف، مسٹر حمید ایم۔ اے کیانی اور مسٹر خورشید زمان نے بھی شرکت کی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

خطبہ جمعہ

تمہیں خواہ کوئی فائدہ اور حکمت نظر آئے یا نہ آئے قربانیوں کے میدان میں ہمیشہ اپنا قدم آگے بڑھاتے چلے جاؤ

اسلام اُسوقت بھی ہمیں قربانی کا حکم دیتا ہے جبکہ بظاہر وہ رائیگان جارہی ہوتی ہے

ہماری جماعت کو پردہ کے متعلق اسلامی احکام پر پوری طرح کاربند رہنا چاہیئے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۵ جون ۱۹۵۷ء — بمقام کراچی

(یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ ہے جسے ادارہ زودنویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

پہلے تو مَیں ایک ایسی بات کے متعلق مختصر طور پر کچھ

نصیحت کرنا چاہتا ہوں

جو یہاں مسجد کے باہر مجھے نظر آئی۔ اگلی موٹروں کی سواریاں چونکہ اتر رہی تھیں اس لئے ہماری موٹر کو تھوڑی دیر کے لئے پیچھے کھڑا کیا گیا اس وقت موٹر میں بیٹھے بیٹھے میں نے سامنے کی طرف دیکھا تو مجھے نظر آیا کہ تین چار مستورات جمعہ کے لئے برقعہ پہنے آ رہی ہیں۔ لیکن ان کا مونہہ کا پردہ ایسے رنگ میں تھا جس کو پورا پردہ نہیں کہا جا سکتا

بڑی مشکل یہ ہے

کہ اس زمانہ میں پردہ کے خلاف اتنا زور ہو چکا ہے کہ دوسری عورتیں تو الگ رہیں جو مسائل جاننے والی عورتیں ہیں اُن کو سمجھانا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ اور پھر حفظانِ صحت پر آجکل اتنا زور دیا جاتا ہے کہ اس کی آڑ میں پردہ میں بہت کچھ تخفیف کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور بعض عورتیں سانس لینے کے لئے اپنا نقاب اس طرح رکھتی ہیں کہ جس سے پورا پردہ نہیں ہو سکتا۔ اور جب انہیں کچھ کہو تو ان کا جواب یہ ہوتا ہے کہ اسلام کا اصل منشاء تو گھونگھٹ ہے۔ حالانکہ نقاب کی گھونگھٹ اور چادر کی گھونگٹ میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ چادر کی گھونگھٹ مونہہ سے ایک بالشت کے فاصلہ پر ہوتی ہے جس کی وجہ سے اس کا شیڈ چہرہ پر پڑتا ہے اور وہ دوسرے کو نظر نہیں آ سکتا۔ لیکن نقاب کی گھونگھٹ اوّل تو باریک کپڑے کی ہوتی ہے۔ اور پھر وہ مونہہ کے ساتھ لگی ہوئی ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے چہرہ پر اُس کا شیڈ نہیں پڑتا۔ لیکن خواہ تعلیمیافتہ عورتیں ایسا کریں یا غیر تعلیمیافتہ جو چیز ناپسندیدہ ہے۔ وہ بہرحال ناپسندیدہ ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اسلام میں جو اصل پردہ رائج تھا وہ گھونگھٹ تھا اور

وہی اصل پردہ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ گھونگھٹ کا پردہ بہ نسبت اس پردہ کے جو آجکل ہمارے ملک میں رائج ہے زیادہ محفوظ تھا۔ چنانچہ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ ہمیں گھونگٹ نکال کر دکھایا کرتے تھے اور بتایا کرتے تھے کہ

پردہ کا اصل طریق

یہ ہے۔ اگر اس طرح گھونگھٹ نکالا جائے تو لازماً موٹے کپڑے کا چہرہ پر سایہ پڑے گا۔ اور صحیح معنوں میں پردہ قائم رہ سکے گا۔ لیکن موجودہ نقاب کا طریق ایسا ہے جس میں پورا پردہ نہیں ہو سکتا۔ بہرحال ہر ایک کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اسلامی احکام پر عمل کرے اور اگر کہیں اس کے عمل میں کمزوری پائی جاتی ہو تو اسکو دور کرے۔

پھر اس سے بھی زیادہ نقص میں نے یہ دیکھا کہ ایک خاتون نے ایسا برقعہ پہنا ہوا تھا جس کی آستینیں نہیں تھیں۔ اور اس کا بازو ننگا تھا۔ حالانکہ یہ تو ایسی ہی بات ہے۔ جیسے ران ننگی کر دی جائے۔ یا لاتیں ننگی کر دی جائیں چونکہ عورتوں میں اب ایرانی طرز کے برقع کا رواج ہو رہا ہے۔ اور اس کی آستینیں نہیں ہوتیں۔ اس لئے بعض عورتیں وہ برقع پہن کر آجاتی ہیں۔ حالانکہ ہاتھ کے جوڑ کے اوپر سارے کا سارا حصہ پردہ میں شامل ہے بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ازدواج مطہرات کے بیان سے تو پتہ چلتا ہے کہ ہاتھ اور پیر بھی پردہ میں شامل ہیں چنانچہ

روایات میں آتا ہے

کہ جب حج کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے اہل بیت کے ساتھ تشریف لے جاتے اور مرد سامنے آجاتے تو آپ فرماتے اب دستانے اور جرابیں پہن لو۔ سامنے مرد آ رہے ہیں بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ یہ حکم صرف ازدواج مطہرات کے لئے تھا۔ لیکن بہرحال اس سے تو کسی کو بھی انکار نہیں کہ ہاتھ کے جوڑ کے اوپر جو کچھ ہے سب پردہ میں شامل ہے میں یہ تو امید نہیں کرتا کہ تم ساری عورتوں سے پردہ کروا لوگے کچھ بہرحال انکار کریں گی اور یہ ایسی لڑائی ہے جو چند دن میں ختم نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے تمہیں لمبی جد و جہد اور لمبے وعظ اور لمبی نصیحت سے کام لینا پڑیگا میں ملانوں کی طرح تمہیں یہ نہیں کہتا کہ جو عورت پردہ نہیں کرتی تم ڈنڈا اٹھا کر اس کے سر پر مارو اور اسے پردہ کرنے پر مجبور کرو۔ تمہارا کام صرف سمجھانا ہے۔ جب تم سمجھاؤ گے تو ماننے والی عورتیں اور ماننے والے مرد بھی نکل آئینگے اور نہ ماننے والی عورتیں اور نہ ماننے والے مرد بھی نکل آئیں گے

تمہارا کام یہ ہونا چاہیئے

کہ تم ہر ایک کو نصیحت کرتے رہو۔ اگر کوئی نہیں مانتا تو لوگوں کو بتاتے رہو کہ صحیح اسلامی تعلیم کیا ہے تاکہ کسی کی خرابی کی وجہ سے جماعت پر الزام نہ آئے اور مسئلہ میں خرابی پیدا نہ ہو۔ اگر ہم انہیں سمجھائیں گے نہیں تو ہم خدا کے سامنے مجرم ہوں گے اور وہ ہم سے پوچھے گا کہ تم نے ان لوگوں کو کیوں نہ سمجھایا۔ اگر ہم ڈنڈا مارنے لگیں اور جبر سے پردہ کروائیں تب بھی ہم خدا کے حضور مجرم ہونگے کیونکہ اسلام میں جبر جائز نہیں۔ اور اگر ہم چپ کر رہتے ہیں اور لوگوں کو بتاتے نہیں کہ فلاں کا طریق اسلامی تعلیم کے خلاف ہے یا انہیں صحیح اسلامی تعلیم سے آگاہ نہیں کرتے تب بھی ہم خدا کے سامنے مجرم ہوں گے اور وہ کہے گا کہ تم نے مسئلہ کیوں حرف آنے دیا۔ تمہارا فرض تھا کہ تم بار بار اسلامی تعلیم کو نمایاں کرتے تاکہ کسی کے فعل کی وجہ سے سلسلہ بدنام نہ ہوتا اور لوگ سمجھتے کہ یہ اس کا ذاتی فعل ہے اگر تم سمجھاتے رہو تو خواہ وہ شخص تمہاری بات نہ مانے کم از کم دوسرے لوگ تم پر اعتراض نہیں کر سکیں گے اور اس کا

نتیجہ یہ ہوگا

کہ آہستہ آہستہ آئندہ نسلیں اسلام کے موقف سے آگاہ ہو جائیں گی اور وہ صحیح مقام پر کھڑی ہونے کے لئے تیار ہو جائیں گی۔ اگر

ہم چپ کر رہیں تو آہستہ آہستہ سلسلہ میں ایسا گھن لگ جائے گا۔ جو اس کی جڑوں کو بالکل کھوکھلا کر دے گا۔ اگر ہم مار نے لگیں تو اسلام میں ہم ایک ایسی چیز کا دروازہ کھول دیں گے جسے اسلام جائز قرار نہیں دیتا اگر ہم نصیحت نہیں کریں گے تو لوگ ناواقفیت میں مبتلا رہیں گے اور جن لوگوں کے اندر اخلاص اور تقوےٰ تو پایا جاتا ہو صرف ان کو سمجھانے کی ضرورت ہے اُن کو بھی ہم تباہی کے گڑھے میں گرا دینگے

مومن کا طریق

ہمیشہ وسطی ہوتا ہے جب وہ کسی میں غلطی دیکھتا ہے تو اسے نصیحت کرتا ہے جب وہ نہیں مانتا تو وہ کہتا ہے میں نے تو اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ اگر تم نہیں مانتے تو تمہاری مرضی۔ تیسرے وہ لوگوں کو بتاتا رہتا ہے کہ اس قسم کے کمزور اعمال والے لوگ جماعت کے خلاف عمل کر رہے ہیں یہ تمہیں بتا دیتے ہیں کہ ہمارا مذہب اس کے خلاف ہے۔ جو شخص ان تینوں پہلوؤں کو اختیار کرتا ہے وہ

وسطی طریق

کو اختیار کرتا ہے۔ جو شخص خاموش رہتا ہے اور لوگوں کو بتاتا نہیں کہ فلاں کا فعل سلسلہ اور اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے وہ مذہب کو بدنام کرتا ہے جو شخص دوسرے پر جبر کرتا ہے وہ اسکے ایمان کو ضائع کرتا اور اس کے اندر ڈر اور خوف پیدا کرتا ہے۔ اور جو شخص نصیحت نہیں کرتا وہ ناکردہ گناہ لوگوں کو بھی جہنم میں ڈالتا ہے۔ یہ تینوں طریق ہیں جو ایک سچے مومن کو اختیار کرنے چاہئیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ فذکر ان نفعت الذکر لوگوں کو

ہمیشہ نصیحت کرتے رہو

کیونکہ نصیحت ہمیشہ فائدہ پہنچایا کرتی ہے اور پھر فرماتا ہے۔ لست علیھم بمصیطر نصیحت کے یہ معنے نہیں کہ تم لٹھ لے کر دوسروں کے پیچھے دوڑتے پھرو۔ اور ان کو جبر سے منوانے کی کوشش کرو۔

اس کے بعد میں دوستوں کو اس امر کی طرف

توجہ دلانا چاہتا ہوں

کہ میں جو کراچی آیا تھا۔ تو درحقیقت اس غرض کے لئے آیا تھا کہ یہاں علاج کی کوئی پہلو نکل آئے اور کچھ ٹھنڈک کی وجہ سے جسم کو آرام بھی پہنچے کیونکہ عام طور پر سمندر کے کناروں پر موسم نسبتاً ٹھنڈا ہوتا ہے مگر اس میں کچھ غلطی ہو گئی کیونکہ ان دنوں یہاں موسم بالعموم گرم ہوتا ہے۔ . . . .

. . . . چنانچہ یہاں آنے کے بعد گرمی بھی پڑی اور لوئیں بھی چلیں جس کی وجہ سے اس قدر افاقہ نہیں ہوا جس قدر ہونا چاہیئے تھا اور چونکہ میں علاج کے لئے آیا تھا۔ اس لئے میری نیت یہی تھی کہ میں کم ملاقاتیں کروں گا تا کہ طبیعت پر کوئی بوجھ نہ پڑے۔

اس کے نتیجہ میں

لازمی طور پر وہ احباب جنہوں نے اپنے اخلاص میں قریب آنے کی کوشش کی۔ وہ ملاقات سے محروم رہے۔ اور پھر نمازوں میں بھی میں زیادہ نہیں آسکا۔ کیونکہ ضعف کی وجہ سے سیڑھیوں پر چڑھنا اترنا گھٹنے برداشت نہیں کر سکتے۔ دوسرے میں زیادہ بول بھی نہیں سکتا۔ چنانچہ جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہے ہر خطبہ کے بعد مجھے سردرد ہو جاتا ہے اور پھر نماز میں چونکہ بلند آواز سے تکبیریں کہنی پڑتی ہیں۔ اور بعض نمازوں میں قرآن شریف کا بھی کچھ حصہ پڑھنا پڑتا ہے۔ اور میرے لئے چھوٹی سے چھوٹی آواز نکالنا بھی مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے میں نمازوں میں نہیں آتا رہا۔ لیکن باوجود اسکے کہ جماعت کے دوست بہت دور دور رہتے تھے۔ اور میں بھی نمازوں میں نہیں آسکتا تھا پھر بھی لوگ اخلاص اور عقیدت کے ساتھ بڑی کثرت کے ساتھ آتے رہے۔ چونکہ جماعت میں بعض کمزور طبائع بھی ہوتی ہیں۔ اسلئے ہو سکتا ہے کہ ایسے موقع پر وہ یہ خیال کریں کہ ہمیں وہاں جانے کی کیا ضرورت ہے۔ جبکہ انہوں نے آنا نہیں اور اگر آئیں تو بیٹھنا نہیں ایسی صورت میں ہمیں اپنا وقت ضائع کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اس کے مقابلہ میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو سمجھتے ہیں کہ ہمارا وہاں جانا اپنی ذات میں ایسا فعل ہے جو ثواب کا مستحق بنا دیتا ہے۔ یہ

دونوں قسم کے گروہ

ہیں جو عموماً جماعت میں ہوا کرتے ہیں۔ وہ لوگ جو اس گروہ کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ جن کا یہ خیال ہے کہ وہاں جانے کا فائدہ کیا جب کہ وہ نمازوں کے لئے نہیں آتے اُن کو میں کچھ کہتا نہیں صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ایک واقعہ ان کو سنا دیتا ہوں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ مسجد میں کھڑے تقریر فرما رہے تھے کہ ہجوم زیادہ ہو گیا اور کناروں کے لوگ کھڑے ہو گئے۔ کیونکہ جب کناروں پر لوگ کھڑے ہوں تو آواز ان سے ٹکرا کر آواز اکثر اونچی ہو جاتی ہے۔ ان دنوں لاؤڈ سپیکر تو ہوتے نہیں تھے کہ دور تک آواز پہونچ سکے بس

یہی طریق تھا

کہ تقریر کرنے والے کو اونچی آواز سے بولنا پڑتا تھا۔ مگر پھر کچھ اور لوگ آگئے اور وہ ان کھڑے ہونے والوں کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ ان تک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز نہیں پہنچتی تھی۔ کچھ دیر تو وہ کھڑے رہے۔ لیکن آخر مایوس ہو کر ان میں سے کچھ لوگ واپس چلے گئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے الہاماً ان لوگوں کے حالات کی اطلاع دے دی۔ اور آپ نے فرمایا اے لوگو مجھے خدا تعالےٰ کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ کچھ لوگ اس مجلس میں ایسے آئے ہیں جنہیں میری باتیں سننے کا موقع ملا اور انہوں نے میری باتوں سے فائدہ اٹھایا۔ جس نیت اور ارادہ کے ساتھ وہ لوگ آئے تھے اس نیت اور ارادہ کے . . . . . .

. . . . مطابق اللہ تعالےٰ نے ان کے لئے سامان بہم پہنچایا اور وہ

خدا تعالیٰ کی رضا

کے وارث ہوئے۔ پھر کچھ لوگ ایسے تھے جو اس مجلس میں تو آئے ان کے کانوں میں کوئی آواز نہ پڑی اس پر بھی انہوں نے کہا کہ جب ہم نیک نیتی سے آئے ہیں تو چلو خواہ آواز ہمارے کانوں میں پڑے یا نہ پڑے ہم یہیں بیٹھے رہتے ہیں ان کے متعلق اللہ تعالےٰ نے اپنے فرشتوں سے کہا کہ یہ دین کی باتیں سننے کے لئے آئے تھے اگر انہیں آواز نہیں پہنچی تو اس میں ان کا کوئی قصور نہیں اسلئے جو کچھ سننے والوں نے فائدہ اٹھایا ہے وہی ان کو فائدہ پہنچا دیا جائے پھر کچھ لوگ ایسے تھے جنہیں آواز نہ آئی تو وہ اس مجلس سے اٹھ کر چلے گئے۔ انہوں نے چونکہ میری مجلس سے مونہہ موڑ لیا۔ اس لئے میں نے بھی اُن کی طرف سے مونہہ موڑ لیا۔ تو بیشک بعض دفعہ انسان ایک کام کرتا ہے اور اس کا کوئی فائدہ محسوس نہیں کرتا۔ مگر درحقیقت اسی قسم کی چیزیں ہیں جو انسان کے اندر

اخلاقی مضبوطی

پیدا کرتی ہیں اور وہ سمجھ لیتا ہے کہ جب بظاہر قربانی رائیگان جا رہی ہو اس وقت بھی انسان کو قربانیوں کے میدان میں ہمیشہ اپنا قدم آگے بڑھاتے چلے جانا چاہیئے۔ شریعت نے حج کے موقعہ پر جو قربانی رکھی ہے۔ وہ اتنی کثرت کے ساتھ ہوتی ہے کہ عام لوگ یہاں اُس کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتے یہاں تو ہم عید کے موقع پر بکرے ذبح کرتے ہیں تو کئی دوستوں کی طرف سے شکائتیں آجاتی ہیں کہ ہمیں بھول گئے۔

اس کی وجہ یہی ہوتی ہے

کہ دوستوں کا حلقہ وسیع ہوتا ہے۔ میرے ہاں بھی پانچ سات بکرے ذبح ہوتے ہیں اور پھر گائیں بھی ذبح ہوتی ہیں لیکن چونکہ تعلق والے بہت پھیلے ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر کسی کے ہاں گوشت نہ پہونچے تو وہ سمجھتا ہے کہ ہمیں مخلص نہیں سمجھا گیا۔ پس ہم لوگ اُن قربانیوں کا اندازہ نہیں کر سکتے جو حج کے موقعہ پر کی جاتی ہیں۔ جو لوگ حج کے بعد واپس آئے ہیں وہ بالکل اعدادوشمار سے کہہ سکتے ہیں۔ وہاں بکرے کو ذبح کرنے کے بعد اس کے گوشت کے سنبھالنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہاں ہزاروں بکرے ذبح ہو رہے ہوتے ہیں۔ اور آدمی اتنا ہوتا نہیں جو ان کا گوشت استعمال کر سکے۔ ایسے موقع پر عموماً بدوی آجاتے ہیں۔ جو گوشت سکھانے کے لئے ان بکروں کو گھسیٹ کر لے جاتے ہیں۔ ہمیں چونکہ احساس تھا کہ گوشت کو کسی نہ کسی طرح ضرور

تقسیم کرنا چاہیئے

اس لئے ہم نے بعض لوگوں سے مل کر اس کی تقسیم کا انتظام کر لیا تھا۔ مگر ادھر دنبہ پر چھری پھری اور اُدھر میں نے دیکھا کہ بدوی اس دنبہ کو گھسیٹتے چلے جا رہے ہیں اور قہقہے لگا رہے ہیں۔ اسی وجہ سے جو لوگ یہ نظارہ دیکھ کر آتے ہیں وہ یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ اسلام نے یہ قربانی بغیر کسی حکمت کے رکھی ہے۔ کیوں نہ اس روپیہ کے بدلہ میں کالج جاری کئے جائیں۔ اور اس طرح قومی ترقی کے سامان کئے جائیں۔ فرض کرو پچاس ہزار بکرا ذبح ہوتا ہے تو اس کے معنے یہ ہیں کہ پانچ لاکھ کا بکرا ذبح ہو جاتا ہے جو گائیں وغیرہ ہوتی ہیں ان سب کو ملا کر اندازاً آمات آٹھ لاکھ روپیہ ان قربانیوں پر خرچ ہو جاتا ہے پس

لوگ اعتراض کرتے ہیں

کہ بجائے اسکے کہ یہ روپیہ قربانیوں پر ضائع کیا جائے۔ کیوں نہ اسکے بدلہ میں عربوں کی تربیت کا انتظام کیا جائے۔ اور مکہ مکرمہ میں کالج اور سکول وغیرہ جاری کر دئے جائیں۔ میں ہمیشہ ان کو یہ جواب دیا کرتا ہوں کہ بعض دفعہ قوم پر ایسے اوقات بھی آیا

کرتے ہیں جب اسے ایسی قربانیاں کرنی پڑتی ہیں جو بظاہر بے فائدہ ہوتی ہیں اسی کی ٹریننگ کے لئے اسلام نے یہ سلسلہ جاری کیا ہے تاکہ ایسے مواقع پر خواہ انہیں کوئی حکمت نظر آئے یا نہ آئے وہ

قربانی کرنے چلے جائیں

بعض دفعہ کسی ملک میں ایک ایک شخص ہوتا ہے اور وہاں کی حکومت مذہب کے خلاف کوئی جابرانہ حکم دے دیتی ہے جس سے وہ اسلام کو مٹانا چاہتی ہے ایسی صورت میں اسلامی تعلیم کے مطابق وہ یہ نہیں کہے گا کہ جب قربانی کا کوئی فائدہ نہیں تو میں اپنے آپ کو کیوں قربان کروں بلکہ وہ خود قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دے گا کیونکہ جب تک وہ اپنے آپ کو قربان نہیں کرے گا۔ دوسروں کے دلوں میں قربانی کی تحریک پیدا نہیں ہوگی وہ اگر پھانسی پر چڑھ جائیگا تو پھر کوئی دوسرا شخص پھانسی کے تختہ پر چڑھنے کے لئے نکل آئے گا۔ وہ دوسرا شخص پھانسی دیا جائے گا تو تیسرا شخص نکل آئے گا اور اس طرح قدم بقدم تمام قوم میں ایسا جوش پیدا ہو جائے گا کہ وہ اسلام کی حفاظت کے لئے دیوانہ وار کھڑے ہو جائینگے اور کفر کو شکست کھانے پر مجبور کر دیں گے۔

جب

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

نے مکہ مکرمہ میں دعوے فرمایا تو اس وقت جن صحابہؓ نے قربانیاں کیں وہ بظاہر کیسی بے فائدہ اور کیسی بے نتیجہ نظر آتی تھیں مگر پھر انہی قربانیوں کے نتیجہ میں مکہ فتح ہوا اور سارا عرب اسلامی جھنڈے کے نیچے آگیا۔ جب صحابہؓ مکہ میں قربانیاں کر رہے تھے اسوقت کوئی شخص قیاس بھی نہیں کر سکتا تھا کہ ایک دن انہی قربانیوں کے نتیجہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو عظیم الشان شوکت ملنے والی ہے۔ اس وقت جن عورتوں کی شرمگاہوں میں نیزے مار مار کر انہیں مارا جاتا تھا۔ جن مردوں کو اونٹوں کے ساتھ باندھ کر اُن کو ٹکڑے ٹکڑے کیا جاتا تھا۔ اُن عورتوں اور مردوں کی قربانیوں کو دیکھکر

ہر شخص سمجھتا تھا

کہ یہ لوگ بے کار اپنی عمریں ضائع کر رہے تھے ایسے ہی لوگوں میں سے ایک عثمانؓ بن مظعون بھی تھے۔ عرب کا ایک مشہور ترین شاعر لبید ایک مجلس میں اپنے اشعار سنا رہا تھا کہ اس نے یہ مصرع پڑھا کہ

الا کل شیئٍ ما خلا اللہ باطل

سنو کہ خدا کے سوا ہر چیز تباہ ہونے والی ہے۔ عثمانؓ بن مظعون نے یہ مصرع سنتے ہی بڑے زور سے کہا کہ بالکل ٹھیک ہے خدا کے سوا واقعہ میں ہر چیز فنا ہونے والی ہے عثمان بن مظعون اس وقت چھوٹی عمر کے بچے تھے جب انہوں نے تعریف کی تو شاعر ناراض ہو گیا اور اس نے لوگوں سے کہا کہ اس لڑکے نے میری ہتک کی ہے کیا میں اپنے اشعار میں ایک چھوکرے کی تائید کا محتاج ہوں بعض لوگ اسے مارنے کے لئے اٹھے مگر بعض اور نے دخل دے کر اس معاملہ کو رفع دفع کرا دیا اور اسے کہہ دیا کہ اب تم نے کچھ نہیں کہنا اس کے بعد لبید نے اس شعر کا دوسرا مصرع پڑھا کہ

وکل نعیم لا محالہ زائل

یعنی ہر نعمت بہرحال ایک دن ختم ہونیوالی ہے اس پر

عثمانؓ بن مظعون

سے برداشت نہ ہو سکا۔ اور انہوں نے کہا جنت کی نعمتیں کبھی ختم نہیں ہونگی۔ لبید کو سخت غصہ آیا اور اس نے کہا میں اس مجلس میں اب اپنے شعر سنانے کے لئے تیار نہیں۔ اس پر لوگ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے عثمانؓ کو مارنا شروع کر دیا۔ ایک شخص نے زور سے گھونسہ مارا تو وہ عثمان بن مظعون کی آنکھ پر لگا اور ان کا ایک ڈیلا باہر نکل آیا اُن کے والد کا ایک دوست بھی اس مجلس میں بیٹھا ہوا تھا۔ اور پہلے وہ اسی کی پناہ میں تھے لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ دوسرے مسلمانوں کو ماریں پڑ رہی ہیں اور وہ آرام سے مکہ میں پھرتے ہیں تو انہوں نے اس رئیس سے جا کر کہہ دیا کہ میں تمہاری پناہ میں نہیں رہنا چاہتا چنانچہ

اس نے اعلان کر دیا

عثمانؓ اب میری پناہ میں نہیں اسے یہ جرأت تو نہیں ہو سکتی تھی کہ وہ سب لوگوں کے سامنے ان کی مدد کرتا۔ لیکن جب ان کی آنکھ نکل گئی تو جس طرح کسی غریب آدمی کے بچے کو کوئی امیر آدمی کا بچہ مارے پیٹے تو غریب ماں اپنے بچہ کو ہی مارتی ہے اور اسی پر غصہ نکالتی ہے اس طرح وہ اُن مارنے والوں پر تو غصہ نہیں نکال سکتا تھا۔ اُس نے عثمانؓ پر ہی غصہ نکالا اور کہا کیا میں نے تجھے نہیں کہا تھا کہ تو میری پناہ سے نہ نکل اب دیکھا تو نے کہ اس کا کیا نتیجہ نکلا۔ حضرت عثمان بن مظعونؓ نے جواب دیا کہ چچا تم تو مجھ پر اس لئے خفا ہو رہے ہو کہ میری ایک آنکھ کیوں نکلی۔ خدا کی قسم میری تو دوسری آنکھ بھی خدا تعالےٰ کی راہ میں نکلنے کے لئے تڑپ رہی ہے۔ اب کیا کوئی عقلمند اس وقت قیاس کر سکتا تھا کہ اُن کی ایک آنکھ کا نکلنا دین کو کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہے۔

واقعہ یہی ہے

کہ اس وقت یہ تمام قربانیاں بالکل بیکار نظر آتی تھیں لیکن اگر عثمان بن مظعون کی ایک آنکھ خدا تعالےٰ کے راستے میں نہ نکلتی اگر عثمان بن مظعونؓ کی دوسری آنکھ خدا تعالےٰ کی راہ میں نکلنے کے لئے تڑپ نہ رہی ہوتی۔ اگر عورتوں کی شرمگاہوں میں نیزے نہ مارے جاتے اگر مکہ کے ابتدائی دور میں صحابہؓ اپنی جانیں قربان نہ کرتے تو مسلمان وہ قربانیاں کبھی پیش نہ کر سکتے جو انہوں نے بدر اور احد کے موقع پر پیش کیں وہ قربانیاں کبھی پیش نہ کر سکتے جو انہوں نے احزاب کے موقع پر پیش کیں۔

یہی بے مصرف قربانیاں تھیں

جنہوں نے ان کے اندر جوش پیدا کیا۔ اُن کے اندر اخلاص پیدا کیا اور انہیں قربانی کے نہایت اعلےٰ مقام پر لا کر کھڑا کر دیا تو وہ دوست جو مجھے ملنے کے لئے آتے رہے لیکن میں ان سے مل نہیں سکا میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ میں اسپادہ میں اپنی تکلیف کی وجہ سے معذور تھا۔ مجھے دکھ بھی ہوتا ہے کہ وہ آتے ہیں اور میں مجلس میں بیٹھ نہیں سکتا۔ لیکن میں سمجھتا ہوں اُن کی یہی قربانی انہیں آئندہ بڑی قربانیوں کے لئے تیار کر دے گی اور ان کے اندر ایک نیا عزم اور نئی ہمت پیدا کر دے گی بہرحال یہاں کی جماعت اپنی جدوجہد اور قربانی کے لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ کچھ اس میں اس بات کا بھی دخل ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے بعض خاندانوں کو دین کی خدمت کا خاص موقع عطا فرما دیا ہے اور ان کی وجہ سے جماعت ترقی کر جاتی ہے سترہ اٹھارہ سال کی بات ہے میں نے

رؤیا میں دیکھا

کہ میں اپنے دفتر میں بیٹھا ہوں اور میرے سامنے چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب لیٹے ہوئے ہیں اور گیارہ بارہ سال کی عمر کے معلوم ہوتے ہیں۔ ان کے دائیں بائیں چوہدری عبداللہ خاں صاحب اور چوہدری اسداللہ خاں صاحب بیٹھے ہیں اور ان کی عمریں بھی آٹھ آٹھ نو نو سال کے بچوں کی سی معلوم ہوتی ہیں۔ تینوں کے مونہہ میری طرف ہیں اور تینوں مجھ سے باتیں کر رہے ہیں۔ اور بڑی محبت سے میری باتیں سن رہے ہیں۔ اس وقت یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ تینوں میرے بیٹے ہیں اور جس طرح فراغت کے وقت ماں باپ اپنے بچوں سے باتیں کرتے ہیں۔ اسی طرح میں ان سے باتیں کر رہا ہوں (الفضل ۲ مئی ۱۹۴۳ء)

جس وقت میں نے یہ رؤیا دیکھا اس وقت ان کے بھائی چوہدری شکر اللہ خاں صاحب بھی زندہ تھے۔ مگر رؤیا میں نے ان کو نہیں دیکھا صرف ان تینوں بھائیوں کو دیکھا۔ چنانچہ اس رؤیا کے بعد اللہ تعالےٰ نے

چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب

کو جماعت کا کام کرنے کا بڑا موقع دیا اور لاہور کی جماعت نے ان کی وجہ سے خوب ترقی کی۔ اسکے بعد چوہدری عبداللہ خاں صاحب کو اللہ تعالےٰ نے کراچی میں کام کرنے کی توفیق دی اور چوہدری اسداللہ خاں صاحب آج کل لاہور کی جماعت کے امیر ہیں لیکن بہرحال جماعت کے اندر بھی کوئی خوبی ہوتی ہے جب اسے اچھا کام کرنے والا امیر مل جاتا ہے جب اللہ تعالےٰ کا فضل شامل حال ہوتا ہے تو اچھے آدمی کو اچھی جماعت مل جاتی ہے اور اچھی جماعت کو

اچھا امیر مل جاتا ہے

اور جب خرابی پیدا ہو جائے تو بعض جگہ بُرا امیر مل جاتا ہے اور بعض دفعہ اچھے امیر کو بُری جماعت مل جاتی ہے جو اس کے حوصلوں کو پست کر دیتی ہے بہرحال یہ جماعت ایک رنگ میں مرکزی جماعت ہونے کی وجہ سے بہت اہم ہے اور اس وجہ سے اسے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور ان شبہات کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جو ہمارے متعلق لوگوں کے قلوب میں پائے جاتے ہیں۔ مجھے یاد ہے۔ ایک دفعہ ایک دوست نے سنایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں فیروزپور کے ایک مولوی صاحب نے کسی گاؤں میں تقریر کی۔ اور اس میں کہا۔ دیکھو میں تمہیں بتاتا ہوں۔ کہ مرزا صاحب محض دھوکا دیتے ہیں۔ جب وہ کہتے ہیں کہ ہم

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

کو مانتے ہیں۔ تو اس سے مراد محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہیں ہوتے بلکہ مرزا صاحب ہوتے ہیں۔ اور جب وہ کہتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ تو اس سے مراد بھی محمد رسول اللہ نہیں ہوتے۔ بلکہ یہ مراد

ہوتی ہے کہ (نعوذ باللہ) مرزا صاحبؑ خاتم النبیین ہیں۔ اور جب وہ کہتے ہیں۔ کہ خدا ایک ہے۔ تو اس سے بھی خدا مراد نہیں ہوتا۔ بلکہ (نعوذ باللہ) مرزا صاحب مراد ہوتے ہیں۔ اور وہ انہیں خدا کہتے ہیں۔ پھر کہنے لگا۔ میں تمہیں ایک واقع سناؤں۔ میں قادیان گیا۔ میرے ساتھ ایک اور مولوی بھی تھا۔ ہمیں مہمان خانہ میں ٹھہرایا گیا۔ یوں جانتا تھا۔ کہ مرزا صاحب کھانے پر جادو کر کے کھلاتے ہیں جس سے وہ اُن کے دعوٰی کو ماننے لگ جاتا ہے۔ چنانچہ کھانا آیا تو میں نے نہ کھایا۔ لیکن میرے ساتھی نے کھا لیا۔ صبح کی نماز کے بعد ناشتہ آیا۔ جس میں حلوہ رکھا ہوا تھا۔ میں نے اپنے ساتھی کو سمجھایا کہ یہ حلوا نہیں کھانا۔ مگر اس نے میری بات نہ مانی اور حلوا کھا لیا۔ حلوا کھاتے ہی وہ کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا۔ بس

میرا دل صاف ہو گیا

ہے مرزا صاحبؑ جو کچھ کہتے ہیں بالکل درست ہے۔ اس کے بعد شکرم آئی جس میں مرزا صاحبؑ اور مولوی نورالدین صاحبؓ دونوں بیٹھ گئے اور ہمیں بھی اس میں بٹھا لیا۔ حلوا مولوی نورالدین صاحبؓ پکایا کرتے تھے اور وہی جادو پھونک کر لوگوں کو کھلایا کرتے تھے جب سیر کرتے کرتے ہم قادیان سے باہر نکلے تو مرزا صاحبؑ نے کہا اصل بات یہ ہے کہ خدا نے مجھے محمدؐ بنا دیا ہے میرا دوسرا ساتھی کہنے لگا حضرت بالکل ٹھیک ہے لیکن میں چپ کر کے بیٹھا رہا۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد کہنے لگے ختم نبوت کا مسئلہ بالکل درست ہے لیکن

اصل بات یہ ہے

کہ لوگوں کو دھوکہ لگ گیا ہے انہوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہنا شروع کر دیا ہے حالانکہ اصل میں مَیں خاتم النبیین ہوں میرے ساتھی نے پھر اس کی تصدیق کر دی۔ لیکن میں خاموش بیٹھا رہا۔ آخر میں مرزا صاحب کہنے لگے کہ یہ تو درست ہے کہ خدا ایک ہے لیکن اصل بات یہ ہے۔ کہ خدا سے مراد بھی میرا ہی وجود ہے بس انہوں نے یہ بات کہی تو میں نے فوراً کہا کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ اس پر مرزا صاحبؑ نے مولوی نورالدین صاحبؓ کی طرف دیکھا اور کہنے لگے کیا ان کو حلوا نہیں کھلایا تھا

مولوی صاحبؓ گھبرا گئے

اور انہوں نے کہا میں نے تو بھجوایا تھا معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے کھایا نہیں (

جب وہ یہ تقریر کر رہا تھا تو اتفاقاً فروزپور کا ایک غیر احمدی وکیل جو بیمار ہو کر علاج کے لئے کچھ عرصہ قادیان رہ چکا تھا۔ جوش سے کھڑا ہو گیا۔ اور کہنے لگا۔ تجھے جھوٹ بولتے حیا نہیں آتی میں خود قادیان میں رہ چکا ہوں۔ جتنی باتیں تو نے بیان کی ہیں وہ سب کی سب جھوٹ اور افترا ہیں۔ اس پر وہ شرمندہ اور لاجواب ہو گیا۔

اس سے معلوم ہو سکتا ہے

کہ ہمارے متعلق لوگوں کے دلوں میں کس قسم کی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ ان غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تم اپنے رشتہ داروں کے پاس جاؤ اور ان کے شبہات کا ازالہ کرو۔ کبھی اپنے بھائی کے پاس جاؤ۔ کبھی بہن کے پاس جاؤ۔ کبھی ساس کے پاس جاؤ۔ کبھی خسر کے پاس جاؤ۔ کبھی سالے کے پاس جاؤ۔ کبھی ہمسائے کے پاس جاؤ۔ کبھی ہمسائے کے ہمسائے کے پاس جاؤ۔ اور ان کو بتاؤ کہ احمدیت اسلام سے کوئی الگ چیز نہیں۔ اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے عزیزوں کے دل بھی ایک دن کھول دے گا۔ اور انہیں کھینچ کر صداقت کی طرف لے آئے گا

ولادت

عزیزم مکرم لفٹیننٹ سید ناصر احمد شاہ صاحب ابن ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بروز بدھ بتاریخ ۳۰ر مارچ ۱۹۶۱ء بوقت صبح چھ بجے فرزند عطا فرمایا ہے۔ جو مکرم چودہری محمد سعید صاحب ابن نواب محمد دین خانصاحب مرحوم و مغفور کا نواسہ ہے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام منصور احمد تجویز فرمایا ہے۔ احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مولود مسعود کو نیک، صالح اور خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔ (جلال الدین شمس)

درخواستِ دُعا

عزیزاں وسیم فہیم اور جمال امسال امتحان دے رہے ہیں احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمادیں۔

امتہ الغنی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

اخلاق عالیہ

(از مکرم عبدالجلیل صاحب عشرت بی۔اے (آنرز) کرشن نگر۔ لاہور)

(۳)

اخلاق حسنہ کے متعلق آپ کی تعلیم

بے شمار واقعات ایسے ہیں۔ جن سے آپ کے اخلاق حسنہ پر روشنی پڑتی ہے حقیقت یہ ہے۔ کہ ایسے اخلاق انہیں لوگوں میں پائے جاتے ہیں۔ جو تخلقوا باخلاق اللہ پر عمل کرتے ہیں۔ حضور کے اسوۂ حسنہ کا ایک مختصر خاکہ اوپر پیش کیا گیا ہے۔ مناسب ہوگا۔ اگر یہاں اعلیٰ اخلاق کے متعلق جو تعلیم آپ نے اپنی جماعت کو دی ہے۔ اس کا مختصر ذکر بھی کر دیا جائے۔ تاکہ آپ کے قول اور فعل میں جو مطابقت ہے وہ اُجاگر ہو سکے۔ اور احباب جماعت بھی اس بات پر غور کر سکیں کہ کیا ہم نے اپنے اندر وہ اخلاق پیدا کر لئے ہیں۔ جنکی تعلیم و تلقین حضور نے کی اور پھر اپنی ذات میں ان کا نمونہ ہمارے سامنے پیش کیا۔ اس کے علاوہ غیر از جماعت دوست بھی سوچیں کہ کیا یہ تعلیم اور یہ نمونہ اخلاق قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور نمونہ کے عین مطابق نہیں! جماعت کے دوستوں کو حضور فرماتے ہیں

"اور اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو۔ اور مخلوق کی بھلائی میں کوشش کرتے رہو۔ اور کسی پر تکبر نہ کرو۔ گو اپنا ماتحت ہو۔ اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں۔ مگر وہ اندر سے بھیڑیے ہیں۔ بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں۔ سو تم اسکی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے۔ جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر۔ اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ ان کی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو۔ نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور اپنے مولا کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو"

پھر فرمایا:۔

تم ماتحتوں پر اور بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو"

اور فرمایا:۔

تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان جو اپنے بھائی سے صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا۔ کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو۔ تا تم بخشے جاؤ (کشتی نوح)

مضمون ختم کرنے سے پہلے میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ احباب جماعت احمدیہ کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ عمدہ اخلاق کا ایک نمونہ ثابت ہوں۔ صحیح عقیدہ پر قائم رہنا کافی نہیں جب تک اس کے ساتھ اخلاق حسنہ پیدا نہ کئے جائیں۔ کیا کوئی ہے جو ان گذارشات پر غور کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور آپ کے اسوۂ حسنہ کی روشنی میں اپنے کردار میں ایک تغیر پیدا کرے!

نوٹ:۔ میں نے اس مضمون کے لئے مندرجہ ذیل کتب سے استفادہ کیا ہے۔

۱۔ کشتی نوح۔ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
۲۔ سیرۃ المہدی۔ مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ
۳۔ سیرۃ مسیح موعودؑ۔ مولفہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضؓ
۴۔ سیرۃ مسیح موعودؑ۔ مولفہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کبیر رضؓ
۵۔ ذکر حبیب مصنفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ
۶۔ بشارت عظمیٰ از سید عبدالمجید صاحب کپورتھلوی
۷۔ حیات طیبہ۔ مولفہ مولوی عبدالقادر صاحب فاضل

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

خلاصہ فہرست پر صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا اظہار خوشنودی اور دعا

مجاہدین تحریک جدید کی دعائیہ فہرست جو ۲۹ رمضان المبارک کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی گئی۔ اس کا خلاصہ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی خدمت میں بھی پیش کیا گیا۔ چنانچہ آپ نے اس پر تحریر فرمایا:

"اللہ تعالیٰ سب کو حسنات دارین سے نوازے اور اپنے فضل و کرم کے سایہ میں رکھے۔ اور جن احباب نے ابھی تک وعدہ پورا نہیں کیا ان کو اس کی توفیق دے"

ضلعی جماعتوں کے لحاظ سے فہرست مذکورہ کا حسب ذیل گوشوارہ بنتا ہے جو احباب کی دلچسپی کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔

جماعت	تعداد		جماعت	تعداد	
ربوہ	۳۵۶	مجاہدین	ضلع جہلم	۳۴	مجاہدین
ضلع جھنگ	۱۱۸	"	" راولپنڈی	۲۵	"
" سیالکوٹ	۱۸۵	"	" کیمبلپور و میانوالی	۲۳	"
" لاہور	۲۶۰	"	" مظفر گڑھ و ڈیرہ غازیخان	۲۵	"
کراچی	۱۵۴	"			
ضلع نوابشاہ	۱۴۶	"	" منٹگمری	۶۵	"
" حیدرآباد	۱۰۲	"	" شیخوپورہ	۲۰۷	"
" سکھر و سانگھڑ	۶۰	"	" گوجرانوالہ	۲۰۸	"
" تھرپارکر	۱۰۳	"	" گجرات	۲۲۳	"
" حلقہ بہاولپور بہاولنگر			سابق سرحد	۱۰۲	"
رحیم یار خان	۷۹	"	آزاد کشمیر	۶	"
کوئٹہ	۵۰	"	مشرقی پاکستان	۴۴	"
ضلع سرگودھا	۲۹۵	"			
" لائلپور	۲۷۵	"	متفرق	۸۷	مجاہدین

ان کے علاوہ ۱۰۸ مجاہدین کی اطلاع متفرق جماعتوں کی طرف سے عین دعا سے پہلے ہی نیز جماعت احمدیہ کوئٹہ کی طرف سے ایک تار ملا جس میں ۸۱ مجاہدین کے اسماء گرامی تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص کی قدر فرمائے اور بہترین جزاء عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

گمشدہ لڑکا

ہمارے چوکیدار جیون ماچھی ساکن احمدنگر کا لڑکا برخوردار دربکھا جس کا حلیہ حسب ذیل ہے۔ مورخہ ۳۱/۳/۶۰ بوقت عصر سے گم ہے جس کسی دوست کو سے یا علم ہو پتہ ذیل پر اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

تہبند سیاہ۔ قمیض سفید کندھوں سے پھٹی ہوئی۔ لنگڑا کر چلتا ہے۔ چادر سبز دھاری والی میلی۔

(چوہدری میاں خاں احمدی احمدنگر نزد ربوہ۔ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ)

امتحان کتب شہادۃ القرآن

انصار اللہ کا سال رواں کا پہلا امتحان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب شہادۃ القرآن کا مقررشدہ ہے۔ امید ہے جملہ امیدواران پرچہ جات جوابات کی تیاری میں پوری طرح مصروف ہوں گے ۲۷/۴/۶۰ تک مکمل پرچہ جات ارسال مرکز ہوں۔ زعماء احباب کوشش فرمائیں کہ زیادہ سے زیادہ انصار اللہ احباب شامل ہوں۔

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دعائے نعم البدل

میری بھانجی بعمر سات ماہ ۲۳ مارچ کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نعم البدل فرمائیں۔

(اے نسرین۔ ربوہ)

خاکسار امسال بی۔ ایڈ کے امتحان میں شامل ہو رہا ہے۔ احباب جماعت و درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ وہ میری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(چوہدری محمد بخش تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

نماز باجماعت ہمارا اوّلین فرض ہے

مجالس انصار اللہ کے لئے ضروری اعلان

اسلامی اعمال میں نماز کو ریڑھ کی حیثیت حاصل ہے۔ عبادات میں نماز بنیادی عبادت ہے۔ روایت میں ہے کہ جو شخص نماز کے بارے میں غفلت کرتا ہے وہ باقی احکام کی تعمیل میں بدرجہ اولیٰ غافل ہوگا۔ قرآن مجید اور احادیث کی رو سے پنجوقتہ نمازوں کے لئے باجماعت ادائیگی لازم ہے۔ عشاء اور فجر کی نمازوں میں بھی جماعت سے پیچھے رہنے والے مسلمانوں کے لئے بہت وعید آئی ہے۔

انصار اللہ اپنے اور اپنے اہل وعیال کے ذمہ وار ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا ایھا الذین آمنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا "کہ اے مومنو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے بچاؤ۔ پس انصار اللہ کو چاہیئے کہ وہ جماعت کے ساتھ سب نمازیں ادا کریں اور اپنے بچوں کی بھی اس کی عادت ڈالیں۔ تا ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو پورے طور پر حاصل کر سکیں۔

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

تحریک وقف جدید

جیسا کہ صدر محترم مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے قبل ازیں الفضل میں تحریک شائع ہو چکی ہے۔ مجلس مرکزیہ جملہ انصار اللہ سے یہ توقع رکھتی ہے کہ وہ سال رواں میں کم از کم ایک ہفتہ اصلاح و ارشاد کے لئے وقف کریں۔ یہ ضروری نہیں کہ اکٹھا ہفتہ دیا جائے۔ اپنی سہولت کے پیش نظر سال میں سات دن پورے کر دیئے جائیں۔ زعماء کرام انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ اس تحریک کو مقبول بنانے کی پوری سعی فرمائیں۔ جن مجالس نے اس فریضہ کی طرف توجہ دی ہے وہ خوشگوار نتائج کو بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہیں۔ اور جو ابھی تک اس طرف توجہ نہیں کر سکے انہوں نے ایک اہم فرض کی ادائیگی میں کوتاہی کی ہے۔ پس وہ تلافی مافات کی کوشش فرمائیں اور بلا تاخیر وقف کنندگان کی فہرستیں بنا دیں اور پھر ایک تنظیم کے ماتحت ان سے کام لیں اور ماہوار رپورٹ میں اس شعبہ کی کارگذاری تفصیل کے ساتھ درج فرمائیں۔

(قائد اصلاح و ارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے والد محترم چوہدری ودہاوے خان صاحب عرصہ ۸ ماہ سے بعارضہ بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین۔ (منظور احمد ڈرگ روڈ کراچی)

(۲) میرے ماموں غلام اللہ صاحب بیمار ہیں اور بہت کمزور ہوتے جا رہے ہیں۔ صحابہ کرام اور احباب جماعت سے ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے (گلزار احمد چنیوٹ)

(۳) میں عرصہ سے مشکلات سے دوچار ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری مشکلات دور فرمائے۔ آمین۔ (نذیر محمد ڈیرہ غازی خاں)

(۴) چوہدری محمد حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سلیم پور بعارضہ ٹائیفائڈ سخت بیمار ہیں حالت بہت تشویشناک ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (محمد شفیع سلیم پوری کلرک کلوننگ گروپ پاسپورٹ بورڈ واہ چھاؤنی)

(۵) خاکسار ماہ مئی میں عقر ڈ انٹر ایف۔ ایس۔ سی کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم اعلیٰ کامیابی عطا کرے۔ (ملک اعجاز احمد سٹوڈنٹ عقر ڈ ایئر ایف۔ ایس۔ سی (اے۔ ایچ)

(۶) برادرم نصیر الدین صاحب لاہور میں سینیٹری انسپکٹر کا کورس کر رہے ہیں احباب کرام سے نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (عبدالرشید اختر ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

(۷) بندہ امسال میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب جماعت و درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔ (لطف الرحمن دہم سی)

(۸) میرے خاوند نصیر احمد صاحب عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (صفیہ بنت قاضی عبدالسلام بھٹی)

کمیونسٹ چین نے ماؤنٹ ایورسٹ کی ملکیت کا دعوےٰ کر دیا

پیکنگ سے واپسی پر نیپال کے وزیر اعظم کا انکشاف

کھٹمنڈو ۵ اپریل۔ چین کی کمیونسٹ حکومت کا دعویٰ ہے کہ دنیا کی سب سے بلند چوٹی ماؤنٹ ایورسٹ (انتیس ہزار دو فٹ) چین کی ملکیت ہے۔ اس امر کا انکشاف کل مسٹر کوئرالا وزیر اعظم نیپال نے کیا ہے۔ جو حال ہی میں پیکنگ سے واپس آئے ہیں۔ آپ نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ ہم نے ابھی چین کے اس دعویٰ پر غور نہیں کیا۔

مسٹر کوئرالا نے کہا اگرچہ نیپال اور تبت کی مشترک سرحد کے بارے میں پہلے ہی بعض اختلافات موجود تھے۔ لیکن ماؤنٹ ایورسٹ سے متعلق چین کا دعوےٰ بالکل نیا ہے۔ آپ نے کہا مسٹر چو این لائی وزیر اعظم چین کھٹمنڈو آنے والے ہیں ان کے آنے پر ان سے اس سلسلہ میں مزید بات چیت کی جائے گی۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ ماؤنٹ ایورسٹ سے متعلق تنازعہ اسی سپرٹ سے رفع ہو جائے گا۔ جس سے پیکنگ میں ہماری بات چیت متاثر رہی ہے۔

بی بی سی کی اطلاع کے مطابق مسٹر کوئرالا نے اپنی پریس کانفرنس میں جہاں یہ بتایا۔ کہ چین کی طرف سے ماؤنٹ ایورسٹ کی ملکیت کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ وہاں انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا میں نہیں کہہ سکتا کہ چین کا دعویٰ ساری ماؤنٹ ایورسٹ سے تعلق رکھتا ہے یا اس کے ایک حصہ سے۔

درخواست دعا

میرا بچہ عزیزم نصیر احمد طاہر میٹرک کا امتحان دے رہا ہے خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ درویشان قادیان اور صحابہ حضرت مسیح موعودؑ تمام جماعت سے عزیز کی اور اس کے ساتھیوں کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اور اس کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے بھی دعا فرمادیں۔

احمدی بیگم زہرہ۔ بیگم ایس امیر احمد صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ

ولادت

اللہ تعالےٰ نے مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب آف دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ کو مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۶۰ء کی شب دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے نومولود مکرم جناب ماسٹر چراغ محمد صاحب آف کھارہ کا پوتا ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو صحت وعافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے نیک صالح خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین

اعلان نکاح

میرے پوتے عزیز محمد ابراہیم ولد چوہدری مبارک محمد ساکن چک ۱۰۸ ج ب تلونڈی کا نکاح شریف بی بی بنت چوہدری فضل احمد صاحب موضع بدھ سنگھ کے ساتھ بعوض سات صد روپیہ حق مہر خاکسار نے مورخہ یکم اپریل ۱۹۶۰ء پڑھا۔ بزرگان سلسلہ سے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کی دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار
فضل الدین سیکرٹری مال انجمن احمدیہ چک ۱۰۸ ج ب تلونڈی ضلع لائل پور

درخواست دعا

مکرم چوہدری برکت علی خاں صاحب سابق وکیل المال تحریک جدید پندرہ بیس دن سے بیمار ہیں اور دعا کے محتاج ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴